Kiran shahzadi

سوال نمبر 1:

توحید اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے انسان زندگی پر اس کے اہمیت اور اثرات کی وضاحت کریں؟

جواب:

عقیدۂ توحید

عقیدۂ توحید سے مراد ہے اس بات پر ایمان لانا کہ اللہ ایک ہے، وحدہٗ لاشریک ہے اس کا کوئی مجسم نہیں۔ اسلامی عقائد میں سب سے زیادہ اہمیت عقیدۂ توحید کو حاصل ہے۔ کسی انسان کے لئے سب سے ضروری ایمان اور عمل صالح ہیں جو اس بات کی ضمانت ہوتے ہیں کہ ایک انسان مومن ہے اور جنت میں جائے گا۔ پر اسی میں بھی ایمان کو اعمال صالح پر فوقیت دی ہے کہ ایک انسان چاہے جتنا بھی نیک ہو اور چاہے جتنے اچھے اعمال کا حامل ہو پر جب تک وہ اللہ کے وحدہٗ ہونے پر ایمان نہیں لائے گا تب تک وہ مومن نہیں کہلائے گا نہ ہی جنت کا اہل ہوگا اس بات سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ بنا عقیدۂ توحید پر ایمان لائے انسان کے صالح اعمال بھی اسے کچھ فائدہ نہیں دے سکتے۔

عقیدۂ توحید کی اقسام

عقیدۂ توحید کی تین اقسام ہیں۔ اور ہر مسلمان پر اور ہر اس شخص پر جو ایمان کے زمرے میں آنا چاہتا ہے اور مسلمان بننا چاہتا ہے ضروری ہے کہ ان تینوں توحید کی اقسام پر زبان و دل سے اقرار اور یقین کرے۔

توحید بالذات

توحید کی پہلی صفت ہے اس بات پر یقین و ایمان لانا ہے اللہ تعالیٰ اپنی ذات میں یکتا ہے۔ اس جیسا کوئی

نہ ہے اور نہ ہی کوئی دوسرا ہو سکتا ہے۔ باقی مذاہب جیسے
کے ہندوؤں میں اس بات پر یقین رکھا جاتا ہے کہ ایک سے زیادہ
خدا ہیں۔ حتیٰ کہ عیسائیت بھی تین خداؤں کے ہونے
پر یقین رکھتے ہیں۔ جبکہ اسلام اس بات کو واضح کرتا
ہے کہ اللہ ایک ہے نہ اس کا کوئی باپ نہ بیٹا وہ
یکتا و لاشریک ہے۔ جس کی روح سے ہر مسلمان پر فرض
ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی ذات کی وحدانیت پر یقین و ایمان
لائے۔

حوالہ: سورۃ اخلاص! قل ھو اللہ احد ۝ اللہ الصمد ۝ لم یلد ولم یولد ۝ ولم یکن ~~وحدہ لاشریک لہ~~ لہ کفوا احد

ترجمہ: کہو اللہ ایک ہے ۝ اللہ بے نیاز ہے ۝
نہ اسکی کوئی اولاد ہے اور نہ
وہ کسی کی اولاد ہے ۝ اور
اللہ کا کوئی ہمسر نہیں ۝

توحید بالصفات

عقیدہ توحید کی دوسری قسم توحید بالصفات ہے جس کے مطابق اللہ اپنی ذات کے ساتھ ساتھ اپنی صفات میں بھی واحد ہے کوئی انسان رحم تو کر سکتا ہے پر ~~رحم~~ رحمٰن صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ انسان دورِ حاضر میں کئی چیزوں کی تخلیق کرتا ہے اللہ کی مدد سے پر خالق بس اللہ ہی کی ذات ہے انسان میں اللہ کی ~~صفا~~ صفات کی جھلک تو ہو سکتی ہے لیکن انسان میں اللہ کی صفات نہیں ہو سکتی کیونکہ اللہ کی صفات بھی اللہ ہی کی طرح عظیم اور عظمت والی ہیں اور کسی عام انسان میں یہ ممکن نہیں ہے یہ صفات پائی جائیں۔ البتہ ان صفات کی جھلک ضرور پائی جا سکتی ہے کیونکہ انسان دنیا میں اللہ کا نائب ہے۔

توحید فی الافعال:۔

اللہ تعالیٰ اپنی ذات اور صفات کی طرح اپنی افعال میں وہی واحد ہے اُس کے کاموں میں کسی اور چیز، مخلوق یا ذات کا کوئی عمل دخل نہیں ہوتا وہ ہر چیز میں قادر ہے۔ پرانے زمانے میں لوگوں کا خیال تھا کہ حادثات اس لیے ہوتے ہیں کیونکہ دو خداؤں کا آپس میں جھگڑا ہوتا ہے۔ جبکہ اسلام اس بات کو واضح کرتا ہے کہ اللہ اپنے عمل میں واحد ہے اُس کے اقدامات میں کسی اور کا کوئی عمل دخل نہیں۔ جو اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ اللہ اپنے افعال میں واحد لاشریک ہے اور اس بات پر ایمان لانا ہر مسلمان پر فرض ہے۔

انسانی زندگی پر توحید کی اہمیت اور اثرات

انسانی زندگی پر توحید کی اہمیت اور اثرات بے شمار ہیں جن کو انفرادی زندگی اور اجتماعی زندگی میں تقسیم کیا جا سکتا ہے کیونکہ توحید کی اہمیت اور اثرات انسان کی زندگی کے ہر پہلو میں نمایاں ہے۔

انسان کی انفرادی زندگی پر توحید کی اہمیت اور اثرات

انسان کی انفرادی زندگی پر توحید کے مندرجہ ذیل اثرات ہیں جو توحید کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہیں انسان کی انفرادی زندگی پر۔

۱۔ خودداری اور عزتِ نفس:۔

- عقیدہ توحید پر ایمان لانے سے انسان میں یہ شعور پیدا ہوتا ہے کہ عزت و ذلت تو اللہ کے ہاتھ میں ہے

وہ جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلت۔ تو
انسان کو کسی اور کے سامنے جھکنے اور اپنی ذات کو
نیچا دکھانے سے کبھی حاصل نہیں ہوگا بلکہ اس بات کا
احساس کرے گا کہ وہ ایک عزت والے خدا کا بندہ ہے انسان
میں عزتِ نفس کو فروغ دیتا ہے انسان کو اس بات
کا احساس دلاتا ہے کہ دولت، نفع و نقصان، زندگی موت
سب اللہ کے ہاتھ میں ہے تو انسان اپنے آپ کو کسی سے
کمتر نہیں سمجھتا یہ ایمان کے تقاضوں پر۔ اس سے
یہ بات واضح ہوتی ہیں کہ انسان کی زندگی میں توحید کی
کیا اہمیت ہے اور کیا اثرات ہیں۔

حوالہ: وتعز من تشاء وتذل من تشا

آزادی و حریت!

عقیدہ توحید پر ایمان لانے سے انسان کو اس بات
کا احساس ہوتا ہے کہ وہ صرف اللہ کا بندہ ہے نہ کہ کسی
مخلوق کا غلام۔ انسان اپنے آپ کو ہر قسم کی غلامی سے
احساس سے آزاد محسوس کرتا ہے کیونکہ بندگی
تو صرف اس پاک پروردگار کی ہے نہ کہ کسی مخلوق
کی۔

حوالہ: یہ تو زمین کے لیے ہے نہ آسمان کے لیے
جہاں ہے تیرے لیے، تو نہیں جہاں
کے لیے

عاجزی و انکساری:

عقیدہ توحید پر ایمان لانے سے انسان کو اس بات
کا احساس ہوتا ہے کہ بڑائی تو صرف اللہ کی ذات کی ہے جو
ہر چیز پر قادر ہے۔ انسان تو ہر چیز کے لئے اللہ
کا محتاج ہے۔ بنا اللہ کی مدد کے تو ایک تنکا بھی انسان

Scanned with CamScanner

نہیں بڑا سکتا۔ انسان کے پاس جو کچھ بھی ملک مال و دولت عزت، عیش و عشرت، طاقت و رتبہ ہے وہ سب اللہ تعالیٰ کی مرہون منت ہے۔ یہ احساس انسان کے اندر عاجزی و انکساری کو پیدا کرتا ہے اور انسان کو تکبر سے پاک کرتا ہے۔ اس کے برعکس وہ لوگ جو توحید پر ایمان نہیں لاتے وہ اس غرور میں پڑ جاتے ہیں کہ ان کے پاس جو کچھ بھی ہے وہ ان کی خود کی وجہ سے ہے نہ کہ کسی آفاقی سچائی کی وجہ سے۔

حوالہ: "اور زمین پر اکڑ کر نہ چل"
(القرآن)

اعلیٰ نصب العین:

توحید پر ایمان لانے سے انسان کے اندر اس بات کی خلش پیدا ہوتی ہے کہ وہ اللہ کی مخلوق ہے۔ زمین پر اللہ نے اسے نائب خدا بنا کر بھیجا ہے۔ وہ خود کو اللہ کی نسبت سے جاننے لگتا ہے اور یہ شعور انسان کو مائل کرتا ہے کہ وہ اللہ کی صفات کو اپنائے۔ خود کو اس قابل بنائے کہ روز محشر جب وہ اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہو تو شرمندہ نہ ہو۔ عقیدہ ~~توحید~~ توحید انسان کی دنیا و آخرت دونوں سنوارنے کا ذریعہ بنتی ہے۔ عقیدہ توحید پر ایمان لانے سے انسان اپنے اعلیٰ صفات کی وجہ سے دنیا و آخرت میں عزت و فلاح پاتا ہے۔

حوالہ: اللہ کے اخلاق اپناؤ
القرآن

شجاعت و استقامت:

عقیدہ توحید پر ایمان لانے سے انسان

میں یہ شعور پیدا ہوتا ہے کہ زندگی و موت صرف اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ اس بات کا احساس انسان کے اندر سے دوسری مخلوق کا خوف اور ڈر نکال دیتا ہے جس کے نتیجے میں ایک بہادر انسان کا وجود ہوتا ہے جو سچ اور حق کے لیے ہمیشہ آواز اٹھاتا ہے اور غیر اللہ کے ڈر سے پاک ہو جاتا ہے۔

حوالہ

کافر ہے تو شمشیر پہ کرتا ہے بھروسہ

مومن ہے تو بے تیغ لڑتا ہے سپاہی

علامہ اقبال

امید و آس اور اطمینانِ قلب !

توحید پر ایمان انسان کو ہر برے اور آزمائش کے وقت میں مایوسی سے بچاتا ہے اور انسان کو آگے بڑھنے کا جذبہ دیتا ہے کہ حالات جیسے بھی ہوں اللہ کے فضل سے حلد بدل جائیں گے اور انسان اس امید و آس کے سہارے نہ صرف آگے بڑھتا رہتا ہے بلکہ مایوسی سے بھی محفوظ رہتا ہے۔

حوالہ: بے شک اللہ کی مدد قریب ہے

القرآن

اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ ہو جاؤ

القرآن

بے شک مشکل کے ساتھ آسانی ہے۔

القرآن

امید و آس کے ساتھ ساتھ عقیدۂ توحید انسان کی روحانی ضرورت بھی پوری کرتا ہے۔ جدید دور کا انسان کی اخر القرین

سے بھرپور ماحول میں انسان کی روحانی ضرورت کو پورا کرتے ہیں
اطمینان قلب صرف اللہ تعالیٰ کی ذات سے ملتا ہے۔ جو انسان
کو قلبی سکون اور راحت پہنچانے کا باعث بنتا ہے۔

سوالہ: الا بذکر اللہ تطمئن القلوب

ترجمہ: بےشک دلوں کا اطمینان اللہ کی
یاد میں ہے۔

القرآن

انسانی زندگی کے اجتماعی پہلو پر توحید کے اثرات اور اہمیت:-

انسان کی اجتماعی زندگی پر توحید کے بےشمار اثرات
ہیں جو اس کی اہمیت کو واضح کرتے ہیں۔ جن میں سے
کچھ درج ذیل ہیں۔

وحدت انسانیت

عقیدۂ توحید پر ایمان لانے سے انسان کے اندر اس بات
کا احساس ہوتا ہے کہ وہ ایک ہی خدا کی مخلوق ہیں۔
جس کا مطلب ہے کہ انسان بھی واحد خدا کی طرح
ایک واحد انسانیت کی ڈھانچے میں ڈھل چکے ہیں
اور ان کے بیچ ایک تعلق ہے جس کی بنا پر انسان انتشار
سے بچتا ہے کیونکہ زیادہ خداؤں کے ہونے کی وجہ سے آپس
میں افراتفری کے ماحول میں رہتے ہیں ہر وقت
جبکہ عقیدہ توحید انسان کو اس سے نجات دلاتا ہے

سوالہ: الخلق عیال اللہ ۵

ترجمہ: ساری مخلوق اللہ کا کنبہ ہے۔

القرآن

اخوت اور مساوات :-

عقیدہ توحید انسان میں بھائی چارہ کو فروغ دیتا ہے اور انسان کو اس بات کا احساس دلاتا ہے کہ تمام انسان آپس میں برابر ہیں اور کسی ایک کو دوسرے پر کسی قسم کی کوئی فضیلت حاصل نہیں۔ اسی ایمان کی بنیاد ہے۔ اور ایمان لانے والوں کو یہ تلقین کرتا ہے کہ آپس میں بھائی چارے سے رہنا ہے اور ایک دوسرے کا ساتھ دینا ہے۔

كان الناس امة واحدة

حوالہ: ترجمہ: سب انسان ایک ہی امت اور جماعت ہیں

لا فضل العربی علی عجمی

عربی کو عجمی پر فضیلت نہیں۔

عالمی امن :-

عقیدہ توحید پر ایمان لانے سے انسان جو کہ مختلف گروہ میں تقسیم ہوئے ہیں وہ ایک جماعت میں منتقل ہو جاتے ہیں کیونکہ اب وہ ایک خدا کو ماننے والے ایک ہی پروردگار کے پیروکار ہیں۔ یہ احساس اور قومی یکجہتی آپس میں اتفاق کو فروغ دیتا ہے اور انسان ایک منظم قوم بن کر سامنے آتے ہیں۔ جس سے ایک عالمی امن قائم ہوتا ہے۔

~~عالمگیر معاشرہ~~ :- خلاصہ!

عقیدہ توحید کو اسلامی عقائد کا اہم رکن ہے جس پر ایمان لانا ایمان کے ذمرے میں شامل ہونے کی سب سے پہلی اور لازم شرط ہے۔ اس کے انسانی زندگی کے ہر پہلو پر چاہے وہ انفرادی ہو یا اجتماعی پر مثبت اثرات ہیں جن سے عقیدہ توحید کی

انسانی زندگی میں اہمیت کا احساس ہوتا ہے۔

سوال نمبر 2

وضاحت کریں کس طرح حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم انفرادی طور پر بہترین نمونہ ہیں؟

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بطورِ فرد:۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا ہر پہلو ہی انسان کے لیے ایک بہترین نمونہ ہے جس میں کوئی شک و شبہ کی گنجائش نہیں۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کو تمام انسانیت کے لیے بطور سرچشمہ ہدایت بھیجا گیا تھا۔ جس سے اس بات کی وضاحت ہوتی ہے کہ ان کی ذات ہر لحاظ سے بہترین ہے کیونکہ ایک بہترین شے ہی لوگوں کو رہنمائی کا ذریعہ فراہم کر سکتی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کا چاہے مکی دور ہو، مدنی دور ہو، نبوت کا دور ہو یا پھر اسلام کی فتح و بہبود کا دور ہو حضور کی ذات ہر دور میں ہی بہترین رہی ہے۔ ہر دور میں حضور کی ذات اور ان کی صفات قابلِ رشک رہی ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اگر کوئی فرشتہ ہوتے تو لوگ اس بات پر اعتراض اٹھاتے کہ ایک فرشتے کی ذات کو انسان کیسے اپنا سکتے ہیں کیونکہ فرشتہ تو ہر طرح کی دنیاوی چیزوں سے پاک ہوتا ہے۔ جبکہ انسان میں دنیاوی برائیوں کی طرف رغبت پائی جاتی ہے اس لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک انسان کے طور پر بھیجا تاکہ وہ لوگوں کے لیے بہترین نمونہ ہوں جو کہ ان کی ذات و صفات و اعمال ہر کا ہر پہلو انہیں بہترین بناتا ہے۔

اخلاقیات

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اخلاقیات اس قدر اعلیٰ تھیں کہ ان کے دشمن بھی کبھی ان پر کسی قسم کی برائی یا برے کام کا الزام نہ لگا سکے بلکہ نبوت سے پہلے کفارِ مکہ حتیٰ کہ نبوت کے دور میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ہزاروں اختلاف کے باوجود بھی کفارِ مکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلیٰ اخلاق اور کردار کی گواہی دیتے تھے۔

صداقت

حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ سچ بولتے تھے اور اس بات کی گواہی یہ ہے کہ اہلِ مکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو صادق و امین کے نام سے پکارتے تھے اور اس بات کی گواہی دیتے تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کبھی جھوٹ نہیں بول سکتے۔

حوالہ: اس بات کا حوالہ یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام اہلِ مکہ کو جبل ابو قبیس کے پاس اکٹھا کر کے پوچھا کہ اگر میں کہوں کہ اس پہاڑ سے لوگ حملہ کرنے آ رہے ہیں تو کیا تم لوگ یقین کر لوگے تو سب یک زبان بولے کہ ہاں ہمیں یقین ہوگا۔

امانتداری

حضور صلی اللہ علیہ وسلم امانتداری میں سب سے آگے تھے۔ مکہ میں انہیں امین کے نام سے بلایا جاتا تھا۔ اس بات کا اندازہ یوں بھی لگایا جا سکتا ہے کہ نبوت کے اعلان کے بعد بھی اہلِ مکہ کفار اپنے قیمتی سامان کو آپ کے پاس بطور امانت رکھواتے تھے۔

حوالہ! ہجرتِ مدینہ کے وقت حضور نے حضرت علی کو کفار کی امانتیں لوٹانے کی تاکید کی۔

صاف ستھرائی و پاکیزگی

حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی صاف ستھرائی کا بہت خیال رکھتے تھے۔ وہ اپنے بال، ناخن، کپڑے ہمیشہ صاف رکھتے، ان کا جسم نا تو بے ڈھول تھا نہ ہی بہت پتلا بلکہ جتنا سب ہم سراپا تھا۔ ان کے کپڑے اگر پھٹے ہوتے تو وہ ان میں پیوند کاری خود کر لیتے وہ اپنے کام کے لیے دوسروں کو پریشان نہ کرتے تھے بلکہ خود اپنے کام اپنے ہاتھوں سے کرتے تھے

حوالہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم لہسن کھانے سے پرہیز کرتے کیونکہ اس سے منہ میں بو آتی ہے۔

خوش گفتار

حضور صلی اللہ علیہ وسلم انتہائی خوش گفتار تھے آپ بولتے تو لوگوں کو دلوں میں ٹھنڈک اترتی محسوس ہوتی۔ آپ بولتے وقت اس بات کا خیال رکھتے کہ سامنے والے کو بات سمجھ میں آ رہی ہے کہ نہیں۔

استقامت

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تبلیغ کا کام شروع کیا تو آپ کو لوگوں کی انتہائی مخالفت کا سامنا کرنا پڑا پر آپ نے کبھی استقامت کا دامن نہ چھوڑا اور ہمیشہ اللہ کی مدد کا یقین رکھتے ہوئے اپنے کام کو کرتے رہے۔

حوالہ: طائف میں تبلیغ کے دوران وہاں کے اوباش لڑکوں نے آپ پر پتھر برسائے یہاں تک کہ آپ کے جوتوں خون مبارک سے بھر گئے پر آپ نے پھر بھی ان کے لیے بد دعا نہ کی اور اپنا کام صبر و استقامت سے جاری و ساری رکھا۔

Scanned with CamScanner
CamScanner

بہادری

آپ صلی اللہ علیہ وسلم انتہائی بہادر تھے۔ آپ کبھی بھی جنگ کے میدان سے نہیں بھاگے بلکہ خود سپہ سالاری کا فریضہ انجام دیا۔ جس کا حوالہ غزوۂ بدر میں آپ کی سپہ سالاری اور غزوۂ احد میں اکیلے رہ جانے کے باوجود ثابت قدم رہنے سے ملتا ہے۔

ازواج مطہرات کے ساتھ

آپ کا رویہ ازواج مطہرات کے ساتھ بہت خوبصورت رہتا۔ آپ کی 13 ازواج مطہرات تھیں پر اس کے باوجود آپ نے ہمیشہ سب کے ساتھ مساوی سلوک رکھا۔ سب کے حقوق و ضروریات کا خیال رکھا۔ آپ اپنے کام خود کر لیتے۔ اور اپنی تمام ازواج کے ساتھ گھر کے کاموں میں ہاتھ بٹاتے۔ آپ حضرت عائشہ رض سے بہت محبت کرتے تھے۔ اور حضرت خدیجہ رض کو بہت یاد فرماتے تھے مگر آپ نے کبھی بھی کسی بھی زوجہ کی حق تلفی نہیں کی اور سب کو مساوی سلوک سے نوازا۔

بچوں کے ساتھ

آپ کا رویہ ~~بچو~~ بچوں کے ساتھ انتہائی پُر شفقت تھا۔ آپ بچوں کے ساتھ کھیلتے، ان کی تربیت پر خصوصی خیال رکھتے۔ آپ ہمیشہ بچوں کو ان کی ذہنیت کے مطابق سمجھاتے۔ آپ کے پاس حضرت فاطمہ رض جب بھی تشریف لاتیں تو آپ اپنی نشست سے اٹھ جاتے اور ان کا استقبال کرتے۔ آپ سے پہلے بیٹیوں کو یہ عزت کبھی نہیں ملی

عزیز و اقربا کے ساتھ

کاروباری سرمایہ دار

مساوات کا عمل

Scanned with CamScanner

بحیثیت دوست

بحیثیت شہری:

خلاصہ:

Scanned with CamScanner